OPEN ACCESS: “*EPISTEMOLOGY*”
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.10 Issue 11 June 2022

علمائے فرنگی محل کی فقہی خدمات: ایک تحقیقی جائزہ

A STUDY OF THE CONTRIBUTIONS OF THE SCHOLARS OF FARANGI MAHAL IN FIQAH

Muhammad Waheed u Zaman
Lecturer, Superior University, Lahore.

Dr. Shahzada Imran Ayub
Associate Professor, Departemnt Islamic Studies, The University of Lahore. Lahore.

Abstract: In Islam, first the Quran, then Hadith and then the most studied jurisprudence. In the subcontinent, the scholars of Farangi Mahal first worked on it. One of the special features of this was that Ulema-e-Farangi Mahal, which was founded by Mullah Nizamuddin Farangi Mahal, started Dars-e-Nizami. This group of scholars did very important work on fatwas, jurisprudence, and principles of jurisprudence. The most important work is the role of the group of these scholars in the Fatwa of India known as the Fatwa of Alamgiri, Collection of Fatwas of Maulana Abdul Hai FarangiMahali, and Collection of Fatwas of Maulana Yusuf. Many other scholars who have written many books and commentaries on this knowledge are still in the hands of those who seek knowledge today.

Keywords: Jahãngir, Molānā Quṭub U Dīn Shaeed Sahalvī, Molana Abdul Ḥai Farangī Maḥalī, Ulama-e-Farangī Maḥal.

علمائے فرنگی محل کی تاریخ بارہ بنکی کے ایک قصبہ ''سہالی'' سے شروع ہوتی ہے۔ جہاں پر اُس عہد کے ایک مایہ ناز عالم دین اُستاد مُلّا قطب الدین شہید سہالوی ۱۹رجب ۱۱۰۳ھ بمطابق ۲۸مارچ ۱۶۹۲ء کو بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔ مُلّا قطب الدین شہید سہالوی کے بڑے صاحبزادے مُلّا محمد سعید جو کہ پہلے سے ہی بادشاہ عالمگیر کے پاس دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے اور جنہوں نے ''**فتاویٰ الہندیہ بہ معروف فتاویٰ عالمگیری**'' کی تدوین میں بھی حصہ لیا، انہوں نے فرمائش کی کے میرے خاندان کو لکھنو کے پاس ایک مقام جو کہ ''فرنگی محل'' کے نام سے مشہور تھا وہاں ہجرت کی اجازت دی جائے۔

''فرنگی محل'' بادشاہ نے اس جگہ کو ایسٹ انڈیا کمپنی کو ایک معاہدہ کے تحت کچھ عرصہ کے لیے دیا تھا۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ جہانگیر یا اسکی بیٹی بہت سخت بیمار ہوگئی بہت سے مقامی طبیب آئے علاج و معالجہ کیا مگر شفاء نہ ہوسکی۔ تجارت کی غرض سے آئے ایک انگریز ڈاکٹر کی دوا سے شفا ہوگئی۔ اس پر بادشاہ نے خوشی کا اظہار کیا اور پوچھا کیا چاہیے؟ اس پر ڈاکٹر نے جواب دیا میری قوم کے لوگ یہاں یعنی لکھنو میں تجارت کی غرض سے آتے ہیں لیکن بعض اوقات قیام میں مشکلات پیش آتی ہیں اگر ایک ایسی جگہ عنایت کر دی جائے جہاں ہماری قوم کے لوگ قیام کر لیں تو بہت بہتر ہوگا۔

جس پر بادشاہ جہانگیر نے چند شرائط کے تحت لکھنو میں واقع ایک محلہ ''احاطہ چراغ بیگم'' ایک محل یا بڑی کوٹھی دے دی چونکہ برصغیر میں انگریزوں کو فرنگی کے نام سے پکارہ جاتا تھا لہذا اس محلہ کو جس میں یہ قیام پذیر تھے ''فرنگی محل'' کے نام سے پکارا جانے لگا، لیکن اس کی اصل وجہ شہرت مُلّا نظام الدین سہالوی فرنگی محلی [1] کی وجہ سے ہوئی جنہوں نے اس جگہ پر بیٹھ کر درس حدیث دیا اور ہزاروں طالبان علم کو علم کی روشنی سے منور کیا۔

اگرچہ علمائے فرنگی محل کی ابتداء سہالی سے ہوتی ہے لیکن انکا سلسلہ نسب میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے جوڑتا ہے [2]۔ اس لحاظ سے انکی دینی خدمات تقریباً ایک ہزار سال پر محیط ہیں [3] ان میں بہت قد آور شخصیات پیدا ہوئیں ہیں۔ انہی شخصیات میں بانی درس نظامی مُلّا نظام الدین سہالوی فرنگی محلی پیدا ہوئے جنہوں نے بارویں صدی ہجری میں [4] اپنے مضبوط ہاتھوں سے درس نظامی کی بنیاد رکھی۔

برصغیر میں ارتقائے فقہ کی بات ہو یا اصول فقہ کی بات ہو اور علمائے فرنگی محل کا نام نہ آئے یہ ممکن ہی نہیں چونکہ اگر اولین فقہاء برصغیر کی فہرست دیکھیں تو علمائے فرنگی محل کی مدارس و مدرسین ہی ملتے ہیں جیسے کہ مولانا زاہد رشید فرماتے ہیں: ''یہاں پر ایک خاص فقہی رجحان کا ذکر بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ اس مکتبہ فکر کو ''**فرنگی محل**'' کے عنوان سے یاد کیا جاتا

ہے۔ علمائے فرنگی محل کے ہاں فقہ حنفی پہ بہت خدمات موجود ہیں اور انہوں نے ہی فقہ کی ترویج کی برصغیر میں یہ اعزاز بھی انہیں کے سر جاتا ہے۔ فقہی خدمات کا اور برصغیر میں جو آج بھی درسِ نظامی کا نصاب پڑھایا جاتا ہے، بریلوی، دیوبندی، بلکہ اہل حدیث مدارس میں وہ علمائے فرنگی محل کا ہی ترتیب دیا ہوا ہے۔ ان میں فقہی رجحانات کے نمائندہ عالم دین حضرت علامہ مولانا عبدالحئی لکھنوی، کا نام سرفہرست ہے۔[5] "معلوم ہوتا ہے کہ برصغیر میں اگرچہ عصر حاضر میں یا اس سے قبل بہت فقہی پیدا ہوئے ہوں مگر ابتداء میں دیکھا جائے تو محض خانوادہ علمائے فرنگی محل ہی نظر آتا ہے جس میں بہت سی قد آور شخصیات پیدا ہوئیں، مولانا قطب الدین شہید سہالوی، مولانا قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی، اور مولانا عبدالحئی لکھنوی فرنگی محلی وغیرہ۔ ایک مقام پر مولانا امانت علی قاسمی فرماتے ہیں: "حضرت نانوتوی کے نظریہ تعلیم کو سمجھنے کے لیے اس دور کے مدارس جہاں فقہ پر زور دیا جاتا تھا انکا مطالعہ کرنا ضروری ہے اور لکھنو کے فرنگی محل میں کسی حد تک فقہ کی تعلیم بھی جاری وساری تھی۔"[6]

علمائے فرنگی محل کی خدمات فقہ واصول فقہ محض دو سال قبل کی بات نہیں ہے یہ طبقہ بادشاہ عالمگیر کے دور میں بھی اپنی فقہی اور فتاویٰ کی خدمات میں بہت مشہور رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ فتاویٰ عالمگیر کی تدوین میں علمائے فرنگی محل میں سے مُلّا سعید بن قطب الدین شہید سہالوی شامل رہے اس کے متعلق ڈاکٹر ضیاالدین نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ، مُلّا بحر العلوم عبدالعلی فرنگی محلی، خادم احمد فرنگی محلی، اور عبدالحلیم فرنگی محلی وہ نام ہیں جن کی فتاویٰ، اور فقہ حنفیہ میں بہت خدمات ہیں۔ جو نصاب مُلّا نظام الدین سہالوی فرنگی محلی، کا ترتیب دیا ہوا ہے جو کہ انہی کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں فقہ کی درج ذیل کتب شامل ہیں، "**شرح وقایہ**"، "**ہدایت نورالنوار**"، "**تذکیر و تلویح**"، "**مسلم الثبوت**"۔[7] ان تمام نامور فقہاء میں سے چند ایک کا اس ترتیب سے ذکر کیا جائے گا کہ جس کی تصانیفی خدمات زیادہ ہیں انکا ذکر ہوگا محض۔

مولانا قیام الدین محمد عبدالباری فرنگی محلی (م ۱۲۹۵ھ)

مولانا قیام الدین محمد عبدالباری نے بہت سے علوم پر اپنی تصانیف چھوڑیں ہیں، جن میں علم الحکمت، علم النحو، علم الصرف اور علم التاریخ بھی شامل ہیں مگر ان کی فقہ پر بہت زیادہ تصانیف ہیں، انکا شمار علمائے فرنگی محل کے سب سے زیادہ تصانیف لکھنے والے علماء میں شمار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس مختصر سے آرٹیکل میں انکی تمام تصانیف کا احاطہ کرنا انتہائی دشوار ہے مگر میں انکی کتب کے نام تحریر کیے دیتا ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس کس موضوع پر آپنے فقہ واصول فقہ میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔

"**العلم المغفور فی زیارۃ القبور**" یہ رسالہ جو کہ مسئلہ زیارت قبور، ایام زیارت، اور آداب زیارت پر ایک مفید تبصرہ ہے۔

اسکے کل صفحات ۲۸ ہیں جو کہ مطبع اشاعۃ العلوم فرنگی محل لکھنو میں چھپا ہے۔اسکا پہلا نسخہ محرم الحرام میں ۱۳۴۵ھ میں شائع ہوا۔ باہتمام سعید الرحمن قدوائی متہم مطبع کے زیر نگرانی تھا۔اس رسالے میں سب سے قبل آپ کفار کا طریقہ زیارت قبور بیان کرتے ہیں۔قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہوئے ایک مقام پر مولانا عبدالباری ایک باب قائم کرتے ہیں:"**بحث زیارت کرنا قبور کا عورتوں کا**"اس میں زیارت قبور کے حوالہ سے عورتوں کے احکام و مسائل بیان کرتے ہیں۔

اس رسالے پر ایک مقدمہ اور تعارف درج کر کے نیا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے جس پر مقدمہ اور تعارف مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری نے دیا ہے یہ سن ۲۰۱۳ء میں شائع ہوا ہے۔اور نور پرنٹرس لکھنو نے اسے پبلش کیا ہے اسکے ناشر شعبہ نشر و اشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد ہیں۔اس نئے ایڈیشن میں چند صفحات کا اضافہ ہوا ہے اس لحاظ سے اسکے صفحات کی مجموعی تعداد ۸۱ ہو گئی ہے۔پہلے ۶۰ صفحات پر مفتی صاحب نے اپنے حوالے سے چند احادیث اور آئمہ کا منہج اور انکا اختلاف بیان کیا ہے بعد ازاں مولانا کے رسالے کا ترجمہ درج کر دیا ہے۔

"**الھدایہ**" یہ رسالہ الہدایہ میرے پاس موجود ہے جس میں "**مسئلہ قبور و قبہ جات**" یعنی مزارات پر قبہ جات بنانے کی شرعی حیثیت پر آپکا تفصیلی فتاویٰ ہے جو کہ ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ "**ہمدرد**" اخبار میں دہلی سے مورخہ ۱۶ صفر میں شائع ہوا تھا۔جو کو ترتیب دیا ہے شہید انصاری فرنگی محل لکھنو نے اور مطبوعہ ہے نیر پریس لکھنو، باہتمام حامد حسن علوی دبیر کامل۔ مولانا سب سے قبل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و آثار درج کرتے ہیں پھر احادیث کو نقل کرتے ہیں جیسے اس رسالہ میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں "ولا متشرفاً الا سویتہ"[(8)] مولانا نے تمام بحث کرتے ہوئے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ فقہاء اور فضلاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر خوف ہو تو قبہ بھی بنایا جا سکتا ہے اور قبر کو پکہ بھی کیا جا سکتا اور پھر آخر میں اس کا حاصل بیان فرماتے ہیں:"الحاصل آپ سمجھ لیں کہ ہم قبروں کی توہین کو مثل زندوں کی توہین کے سمجھتے ہیں اس کو کوئی معمولی امر نہیں سمجھتے"[(9)] اس کتاب کا نیا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے بمع مقدمہ اور تخریج و تعارف کے۔اس کا مقدمہ مولانا مفتی احمد رضا مصباحی سابق استاد جامعہ چشتیہ نے دیا ہے اور مولانا وسیم اختر مصباحی استاد جامعہ چشتیہ نے ایک تخریج و تعارف درج کیا ہے۔

سن ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا ہے اور اسکے صفحات کی کل تعداد ۷۴ ہے۔اسکے ناشر شعبہ نشر و اشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمۃ ردولی شریف ضلع فیض آباد ہیں۔اور باہتمام طباعت: نور پرنٹرس لکھنو ہیں پہلے ۳۵ صفحات پر

مقدمہ تعارف و تخریج جبکہ آخری صفحات پر مولانا عبدالباری کا رسالہ موجود ہے۔ مولانا قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی کی بہت سی ایسی کتب ہیں جنکا یہاں تعارف کروانا ممکن نہیں لحاظہ انکی بقیہ کتب فقہ واصول فقہ کا یہاں محض نام درج کیا جارہا ہے :"رحمۃ الغفور لزائر القبور"، "خیر الزاد لسفر المعاد"، "الفیض الرحمانی حاشیۃ الخلاصۃ للکیدانی"، "قرۃ العینین فی ایمان الابوین"، "حیاۃ اولی الالباب"، "الخطر بسوال القبر"، "رسالۃ فی تحقیق الجزیۃ"، "احقاق السماع"، "احسن القربات فی تحقیق الصلوٰۃ الجمعۃ فی القصبات"، "رجم الشیطان بتکرار الاذان"، "غایۃ المامول فی جواز تسمیۃ فضل احمد و فضل الرسول"، "القول الموید لتکرار صلوۃ الجمعۃ فی مسجد واحد"، "کشف الحال عن المانع لرویۃ الھلال"، "طعن السنان بزیادۃ اسامی الخلفاء فی الاذان"، "التعلیق المختار علی کتاب الاثار"، "رسالۃ فی مسائل الطھارۃ"، "ذب الطاعنین فی الاذان لدفع الطواعین"، "خیر الدعاء فی الطاعون والوباء"، "الحرز المصنون للوباء والطاعون"، "رحمۃ الامۃ فی شہادۃ الامۃ"، "صرع الجان فی نسمۃ الانسان"، "فتاوی قیام الملۃ والدین ومقدمتھا[10]"، "تعلیق الازہار"، "البیان المسلم فی ترجمۃ الکلام المبرم فی نقض القول المحکم"، "العلم الماجور بترجمۃ الکلام المبرور فی ردالقول المنصور"، "الحج المغفور بترجمۃ المشکور فی رد المذہب الماثور[11]"، "الانصاف فی الاوقاف"، "الدرر الفاخرہ للذریہ الطاہرہ"، "محاسن جمیلہ"، "اصوت الایمان"، "رسالہ متعلق زبیہ بقر"، "ملھم الملکوت شرح مسلم الثبوت"، "نہایۃ الانکشاف فی درایۃ الاختلاف"، "اعجاز الابصار شرح المنار"، "الاصلاح[12]"۔

مولانا ابوالحسنات عبدالحیٔ لکھنوی فرنگی محلی (م ۱۳۰۴ھ)

مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی کا شمار علمائے فرنگی محل کے اُن علماء میں ہوتا ہے جنھوں نے سب سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔ اور خصوصاً مولانا کا شمار فقہاء میں صف اول میں کیا جاتا ہے۔ آپکا مشہور "**مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ**" اور دیگر فقہ واصول فقہ پر تصانیف اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ فقہ پر بہت گہری نظر رکھتے تھے۔ مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی نے اکثر اپنی تصانیف میں اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنا تعلق مسلک حنفیہ سے ظاہر کیا ہے۔ لیکن اس کے باجود آپ تعصب سے پاک تھے نیز جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو مکمل انصاف سے کام لیتے۔[13] آپکی تصانیف کی مجموعی تعداد دیکھی جائے تو بہت زیادہ ہے لیکن اگر فقہ پر آپکی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے تو آپکی اصول فقہ پر ایک جبکہ فقہ پر تقریباً پچاس کے قریب تصانیف ہیں۔[14] اصول فقہ پر آپنے ایک شرح لکھی ہے جسکا تذکرہ ولی الدین نے اپنی کتاب میں کچھ اس طرح کیا ہے:

"فقد شرح وعلّق الامام على التوضيح والتلويح للتفتازانى ، كما كان يقوم بتدريس مادة اصول الفقه لطلبة العلم وقد ذكر هذه المادة ضمن المواد التى ذكر ها فى اجازة الطلبته "[15]

"اصول فقہ میں علامہ نے "تفتازانی" کی کتاب **"التوضیح والتلویح"** کی شرح لکھی ہے، وہ طلبہ کو اصول فقہ بھی پڑھاتے تھے اور ان علوم کی ضمن میں جن کا بیان طلبہ کو دی جانے والی اجازت میں درج ہے اس علم یعنی اصول فقہ مذکور ہے۔"

"**احکام القنطرۃ فی احکام البسملۃ**" یہ فقہ پر ایک مختصر رسالہ ہے اوراس میں تسمیہ سے متعلق متفرق مسائل کو جمع کیا گیا ہے مولانا نے مقدمہ میں ہی بسم اللہ کے فضائل اوراس سے متعلق چند امور کو بیان کیا ہے سب سے قبل مولانا اس باب میں فقہا کا اختلاف بیان کرتے ہیں جو کہ بسم اللہ کے جز و قرآن ہونے سے متعلق وارد ہوئے ہیں۔آپنے اس کو صفر ۱۲۸۹ھ میں مکمل کیااور اسکی پہلی طبع ۱۳۲۵ھ میں یوسفی لکھنو سے شائع ہوئی جو کہ آپکے "**مجموعۃ الرسائل اللکنوی المجلد الثمانی**" کے آخر میں صفحہ ۲۱۸تا صفحہ ۲۸۰تک موجود ہے جو کہ میرے پاس بھی ہے۔[16]

"**آثار النفائس فی اداء الاذکار بلسان الفارس**" مولانا نے اسکی وجہ تسمیہ بیان کچھ یوں فرماتے ہیں کہ یہ رسالہ فقہی کتب میں منتشر مسائل جو کہ فارسی زبان میں ہیں۔اس میں چیدہ چیدہ ابحاث کا خلاصہ کچھ اس طرح سے ہے کہ "**اذان**"، "**اقامت**"، "**تکبیر**"، اور "**نماز میں قرات**"، "**قرآن**" اور بہت سے مسائل جن پر مدلل گفتگو کی گئی ہے۔اگر اُمی فاتحہ یا کسی اور سورت کو فارسی زبان میں پڑھے تو کیا وہ اُمی ہوگا یا نہیں ؟۔اگر امام جنازے کی نماز فارسی میں دعا کرے تو کیا یہ جائز ہے یا نا جائز وغیرہ اور بھی بہت سے مسائل اس میں اسی طرح کے فقہی ابحاث کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔[17]

"**افادۃ الخیر فی الاستیاک بسواک الغیر**" مولانا سے کئی مرتبہ استعمال شدہ مسواک کے جواز وعدم جواز سے متعلق سوال پوچھا گیا تو اس رسالہ میں اس مسئلہ کو احادیث کی روشنی میں زیر بحث لایا گیا ہے اور خود مولانا فرماتے ہیں: "میں نے احادیث مبارکہ جو کہ صحیحہ احادیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے اس سے جواز کا جواب دیا لیکن بعد ازاں خیال آیا کہ اس مسئلہ پر وارد ہونے والی تمام احادیث اور آثار کو جمع کر دوں"[18] یہ رسالہ تقریباً تین(۳) صفحات پر مشتمل ہے جس میں سب سے قبل "احادیث، پھر آثار، اقوال، و فتاویٰ علماء" کو جمع کر کے جواز کے قول کو راجع قرار دیا ہے۔اوراس رسالہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ رسالہ آپنے ایک ہی نشست میں بیٹھ کر جمعرات کے دن ماہ ذی القعدہ ۱۲۸۶ھ کو اسکی تکمیل فرمائی، ۱۳۰۴ھ میں

مطبع چشمہ فیض سے چھپا۔

''**السعایہ فی کشف مافی شرح الوقایہ**''مولانا کی یہ کتاب فقہ کے میدان میں سب سے بڑی اور جامع تصنیف ہے، یہ کتاب مولانا کی فقہی فہم وفراست جاننے کے لیے کافی ہے۔ آپکی یہ تصنیف میرے پاس بھی موجود ہے اس میں ایک مقدمہ جو کہ الگ سے ہے۔ اس کتاب میں آپنے تمام مستند فقہی مرفوعات کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ فقہاء کے اختلاف کو بھی بیان کیا ہے، حدیث اور علل حدیث کو بھی عمدہ طریقے سے بیان کرتے ہیں۔ مسلکی تعصب سے بالا تر ہو کے اس تصنیف میں آپنے اپنے تصنیفی جوہر دیکھائے۔[19] اس کے متعلق مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی اپنی کتاب ''**تذکرہ علمائے فرنگی محل**'' میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں: ''اگر مولانا کی اس کتاب کو صدر الشریعہ دیکھ لیتے تو وہ بے ساختہ مولانا عبدالحیٔ کے ہاتھوں کو محبت سے چوم لیتے، اور اگر یہ کتاب تمام ہو جاتی تو یقیناً علمائے عالم اسلام ''**بحر رائق**'' اور ''**فتح القدیر**'' کو بھول جاتے۔''[20]

''**الافصاحعن شھادۃ المراءۃ فی الارضاع**''مولانا کا یہ رسالہ فقہ پر ایک جامع رسالہ ہے جو کہ (۹) صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں دو فصول ہیں۔ فصل اول کی ابتدا کرتے ہوئے تفصیل فصل اول کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: ''فی انہ لایقبل قول المراۃ الواحدۃ ولاشھادتہا بارضاع الزوج والزوجۃ کلیہما بعد العقد، ومایتعلق بہ''[21] اور اسی طرح فصل دوم میں سب سے قبل اس طرح تحریر فرماتے ہیں: ''فی عدم قبول شھادۃ امراۃ واحدۃ، وقولھا فی باب الرضاع قبل النکاح''[22]۔ مولانا کے پاس ایک مسئلہ آیا کہ ایک مرد ایک عورت سے نکاح کرنے کا خواہشمند ہے اور اس نے اُس عورت کے ہاں پیغام بھیجوا ڈالا، مگر لڑکی کی ماں نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے میرا دودھ پیا ہے، جبکہ اس پر وہ مرد انکاری ہے۔ اور اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے پاس کوئی گواہ بھی موجود نہیں ہے تو آیا کیا عورت کی بات کا اعتبار کیا جائے گا یا نہیں؟ جس پر مولانا نے نصوصِ فقہیہ اور بہت سی احادیث و آثار سے اس کا نہ صرف جواب دیا بلکہ بہت سے متعلقات کو بھی قلمبند کر دیا۔ رسالہ کے اختتام پر خود مولانا نے اسکی تاریخ تکمیل درج فرمائی بروز بدھ شوال سن ۱۲۸۶ھ۔[23]

''**امام الکلام فیمایتعلق بالقراءۃ خلف الامام**''مولانا نے اس رسالے میں صحابہ اکرام اور بعد کے لوگوں کے درمیان شرعی امور میں اختلافات کا سبب اور ان اختلافات کو دور کرنے کا طریقہ بیان کیا ہے۔ صحابہ اکرام سے لیکر تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے فقہاء میں اختلاف کے سبب لوگوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں انکو بہت عمدہ طریقے سے واضح کرتے

ہیں۔اسکی تالیف کا سبب مولانا کچھ اس طرح بیان فرمایاہیں:''کہ لوگوں کے اس حوالے سے بہت سے سوالات کیے گئے جن پر نظر ثانی کرنے کے بعد اس چھوٹے سے کتابچے کو میں نے ترتیب دیا۔''(24) یہ نسخہ بھی میرے پاس موجود ہے جو کہ ۶۴صفحات پر مشتمل ہے۔باب اول میں صحابہ ومتاخرین کے اختلاف کو بیان کرتے ہیں باب دوم میں کتاب وسنت واجماع و قیاس سے حنفی وشافعی اور مالکی فقہاء کے استدلال کو بیان کیاہے باب سوم میں علامہ نے تمام بحث و تحقیق کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ساتھ ہی مقتدی پر مطلقاً قراءت کی عدم فرضیت اور سری نماز میں فاتحہ پڑھنے کی مسنونیت ثابت کی ہے۔اور یہی مسلک ایک احناف ومالکیہ کی جماعت کا ہے۔آخر میں آپ نے نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے(25)۔

رسالہ کے اختتام پر ۲۰ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ تاریخ درج ہے جس سے یہ واضح ہوتاہے کہ اس روز اس کی تکمیل ہوئی، دوسری طبع اسکی ۱۲۰۴ھ میں علامہ کی تعلیق ''**غیث الغمام**'' کے ساتھ ۲۴۰ صفحات پر شائع ہوئی جو کے مطبع علوی سے چھپی اور اس وقت یہ عثمان جمعہ ضمیر کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی مگر اس میں مفید حاشیہ غیث الغمام موجود نہ ہے۔(26)

''**الانصاف فی حکم الاعتکاف**''مولانا نے اسکا سبب تالیف ذکر فرمایا کہ بعض علماء، فقہاء و فضلاء سے ۱۲۸۲ء میں اس مسئلہ پر میرا مباحثہ ہوا کہ اعتکاف سنت ''**موکد بعلیا لکفایہ**'' ہے یا پھر سنت ''**موکدہ علی العین**'' ہے ؟(27)یعنی جیسے جنازہ سے متعلق ہے کہ اہل شہر کے حق سنت کفایہ ہے یا پھر جماعت تراویح کی طرح ہر محلے والوں کے لیے سنت ہے۔اس رسالہ میں جب آپ کوئی فصل قائم کرتے ہیں تو اسکو اس طرح واضح کرتے ہیں ''**المقام الاول: ھل الاعتکاف مستحب، اوسنۃ، او مباح، اوواجب**؟(28)''اس کے بعد آثار، اقوال فقہاء وغیرہ کو نقل کرتے ہیں اس رسالہ میں ''**المقام السادس**'' موجود ہیں گویا یہ رسالہ ۱۰ فصول پر مشتمل ہے، اور علامہ ''**المقام**'' سے مراد فصل لیتے ہیں۔یہ رسالہ مع حاشیہ ''**الاسعاف بتحشیۃ الانصاف**''میرے پاس موجود ہے۔جو کہ چوبیس صفحات پر مشتمل ہے،اس میں مولانا عبد الغفور رمضان پوری کے حاشیہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ جب اس پر حاشیہ لکھ رہے تھے تو انہوں نے جو اس ضمن میں روایات وارد ہوئیں ہیں انکی تخریج کرتے ہوئے اس پر ''**ضعف**''، ''**صحیح**''، اور ''**حسن**'' کا حکم بھی درج کرتے ہیں(29) یہ رسالہ ۹ رمضان المبارک بروز یکشنبہ ۱۲۸۴ھ کو پائے تکمیل تک پہنچا۔

''**تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ الابرار**''اس رسالے کا مشہور نام خود علامہ نے اپنے رسالے میں درج کیا ہوا ہے۔''**احیاء السنۃ**

فیما یتعلق بالسنۃ"(30) یہ رسالہ جو کہ ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں تین "**اصول**" موجود ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے یہ "**الاصل الاول**" سے مراد یا تو "**باب**" لیتے ہیں یا پھر "**فصل**" الغرض اس میں تین "**اصل**" موجود ہیں اور آخر میں ایک "**خاتمہ**" موجود ہے۔ اس رسالہ کی تکمیل جمعرات ۲۸/ذی القعدہ ۱۲۸۸ھ میں ہوئی، اسکا دوسرا ایڈیشن مطبع یوسفی سے چھپا جو کہ ۵۳ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۳۰۵ھ میں چشمہ فیض لکھنو سے طبع ہوا، اس پر ایک تحقیق عبدالفتاح ابوغدہ کی ہے جو کہ ۱۴۱۲ھ میں دار القلم بیروت سے اس کا ایک انتہائی عمدہ ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

"**تحفۃ الطلبۃ فی تحقیق مسح الرقبۃ**" سبب تالیف مولانا خود بیان فرماتے ہیں کہ: "مجھ سے وضو میں گردن کے مسح سے متعلق مسائل دریافت کیے جاتے تھے کہ آیا گردن کا مسح کیا ہے؟ سنت ہے، مستحب ہے، یا پھر بدعت ہے؟ اور کیا اس مسئلہ پر کوئی صحیح حدیث، آثار موجود ہیں یا محض یہ بدعت ہی ہے لہذا میں نے سوچا اس پر ایک مستقل ایک رسالہ لکھ دوں" اس رسالے میں دو فصول شامل ہیں(31) اس رسالہ میں مولانا نے دو "**فصول**" کا اہتمام کیا ہے۔ اس رسالے کہ کل ۹ صفحات ہیں بروز بدھ ۹ رجب ۱۲۸۷ھ میں مکمل کیا اور یہ رسالہ بھی آپنے ایک ہی نشست میں لکھا اس کو سب سے قبل مطبع مصطفائی اور بعد ازاں ۱۳۰۷ھ کو مطبع یوسفی لکھنو نے شائع کیا۔

"**تحفۃ النبلاء فی جماعۃ النساء**" مولانا عبدالحئی نے اس رسالے کا سبب تالیف خود بیان فرمایا ہے فرماتے ہیں: "کہ عورتوں کا تنہاء نماز پنجگانہ، اور دیگر نمازوں سے متعلق جب مسئلہ نے عوام میں زور پکڑا تو میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ اس پر ایک مکمل رسالہ تحریر کیا جائے۔"(32) اس رسالہ میں وہ فصول کی جگہ لفظ "**مصدر**" کا استعمال کرتے ہیں جیسے کہ: "**المرصد الثانی: فی ذکر اختلاف المذاھب فی ھذہ المسالۃ**"(33) مصدر اول میں مولانا نے وہ تمام اخبار و آثار جمع کیے ہیں جو فرائض و نوافل میں اکیلی عورتوں کی جماعت کے ساتھ لازم اور امامت کی حالت میں انکے قیام کے سلسلے میں واقع ہوئے ہیں۔(34) اس رسالے کی تکمیل بروز بدھ ۱۸ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ کو ہوئی، یہ رسالہ سب سے قبل مجموعہ رسائل کے ساتھ مصطفائی والوں سے چھپا یا تھا۔ اسی رسالے کے آخر میں آپکے شاگرد مولوی محمد عبدالغفور رمضان پوری کے مختصر حواشی کا ذکر بھی موجود ہے خاتمہ کے بعد۔(35)

جیسے میں نے سب سے قبل انکی تصانیف سے متعلق بیان کیا کہ فقہ و اصول فقہ پر تقریباً پچاس (۵۰) کے قریب تصانیف موجود ہیں اور ان تمام کا تعارف کروانا اس مختصر سے آرٹیکل میں بہت ہی دشوار ہے لحاظ نمونہ کے لیے محض چند

کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے اب بقیہ کتب کے نام درج کیے جاتے ہیں۔"، "عمدۃ الرعایۃ فی حل شرح الوقایہ"، "حاشیہ علی الجامع الصغیر"، "حاشیہ ہدایۃ"، "حسن الولایۃ بحل شرح الوقایہ"، "التعلیق علی القول الجازم"، "جمع الغرر فی رد نظر الدرر"، "اقامۃ الحجۃ ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعۃ"، "تحفۃ الثقات فی تفاضل اللغات"، "تحفۃ الکلمۃ علی حواشی تحفۃ الطلبۃ"، "التحقیق العجیب فی التثویب"، "تدویر الفلک فی حصول الجماعۃ بالجن والملک"، "ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان"، "عمدۃ النصائح فی ترک القبائح"، "غایۃ المقال فی مایتعلق بالنعال"، "السعی المشکور فی رد المذہب الماثور"، "ردع الاخوان عما محدثات اخر جمعۃ رمضان"، "رفع الستر عن کیفیہ ادخان المیت وتوجیہہ الی القبلۃ فی القبر[36]"، "حاشیۃ نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمن"، "حاشیہ القول الجازم"، "حاشیۃ الجامع الصغیر"، "حاشیہ ھدایۃ"، "حسن الولایۃ بحل شرح الوقایۃ"، "زجر ارباب الریان عن شرب الدخان"، "زجر الشبان والشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ"، "سباحۃ الفکر فی الجھر بالذکر"، "ظفر الانفال علی حواشی غایۃ المقال"، "غیث الغمام علی حواشی امام الکلام"، "الفلک الدوّار فی رویۃ الھلال بالنھار"، "الفلک المشحون فیما یتعلق بانتفاع المرتھن بالمرھون"، "قوت المغتذین بفتح المقتدین"، "القول الاشرف فی الفتح من المصحف"، "القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم"، "القول المنثور علی القول المنشور"، "القول المنشور فی ھلال خیر الشھور"، "الکلام الجلیل فیما یتعلق بالمندیل"، "الکلام المبرم فی نقض القول المحقق المحکم"، "الکلام المبرور فی رد القول المنصور"، "مجموعۃ الفتاوی"، "نخبۃ النظار علی تحفۃ الاخیار"، "نزھۃ الفکر فی سبحۃ الذکر: لقب: ھدیۃ الابرار فی سبحۃ الاذکار"، "النفحۃ بتحشیۃ النزھۃ"، "نفع المفتی والسائل بجمیع متفرقات المسائل"، "ھدایۃ المعتدین الی فتح المقتدین"، "الھسھسۃ بنقض الوضوء بالقھقھۃ"[37]۔

حضرت بحر العلوم مولانا عبد العلی محمد فرنگی محلی (م ۱۲۲۵ھ)

عبد الحئی فرنگی محلی کے بعد مولانا عبد العلی فرنگی محلی وہ واحد شخصیت ہیں جن کی تصانیف کثیر التعداد میں موجود ہیں۔ان کی فقہی خدمات میں سے محض ایک سے دو کا تعارف پیش کرتے ہوئے باقی کتب فقہ کا نام درج کیا جائے گا۔

"**ارکان اربعہ**"مولانا بحر العلوم عبد العلی محمد فرنگی محلی نے "**ارکان اربعہ**" کے نام سے ایک بہت ہی ضخیم کتاب عربی زبان میں لکھی ہے جس کا اُردو ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔اسکے مترجم مولانا ظفر اقبال کلیار فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ہیں جو کہ فرید بک سٹال اُردو بازار سے چھپ چکی ہے۔مولانا کی یہ کتاب چار ارکان

اسلام پر ایک ایسی تفصیلی کتاب ہے کہ اگر تمام تصانیف کا مقابلہ میں اس کتاب سے کروں تو یہ سب پر بھاری ہے۔اس کے کل صفحات کی تعداد (۶۲۰) ہیں، جس میں سب سے قبل "**نماز**"، "**روزہ**"، پھر "**حج**" اور آخر میں "**زکوٰۃ**" کو ذکر کیا ہے۔ مولانا اس کے مقدمہ میں بسم اللہ سے شروع کرتے ہوئے حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ سے ارکان اسلام کی دلیل پیش کرتے ہوئے حدیث قدسی بھی ذکر کرتے ہیں جو کہ حدیث جبرائیل کے نام سے مشہور ہے۔ اسکے بعد ارکان اسلام سے متعلق ایک بہت مشہور اعرابی والی حدیث پیش کرتے ہیں۔

وجہ تسمیہ میں مولانا نے بیان فرمایا ہے کہ جو سعادت اور اُخروی زندگی کی کامیابی کا طالب ہوا ہے اسے ان ارکان کی بجا آوری میں سستی نہیں کرنی چاہیے مزید فرماتے ہیں: "اس چیز نے مجھے مجبور کیا ہے کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دوں جو ارکان خمسہ کے مسائل اور انکے دلائل پر مشتمل ہو تا کہ آخرت کی راہ کے طالب کے لیے آسانی ہو۔"[38] اس کتاب کی ابتداء مولانا نماز سے کرتے ہیں اور سب سے قبل نماز کے فضائل میں چند احادیث لاتے ہیں۔ بعد ازاں ترک صلوٰۃ میں جو آئمہ اربعہ و دیگر آئمہ کی آراء ہیں انکا ذکر فرماتے ہیں۔ لیکن اس باب کو طویل نہیں کیا محض چند صفحات پر اسکی فضیلت بیان کرتے ہوئے بعد میں وضو سے شروع کرتے ہیں۔

مولانا نے اس رسالے کو ارکان اسلام پر بھی مقید نہیں کیا بلکہ ارکان اسلام سے متعلقہ جتنی بھی چیزیں ہیں ہر چیز پر بحث کی ہے جیسے نماز کے لیے وضو شرط ہے تو سب سے قبل ایک باب قائم کرتے ہیں مگر اسکا نام یعنی "**باب الوضو**" نہیں بلکہ محض "**وضو**" لکھ کر اس پر مکمل بحث کرتے ہیں جیسے وضو کا مسنون طریقہ وضو کو توڑنے والی چیزیں مسح سے متعلق اور اسی میں آئمہ کا اختلاف بھی ساتھ ساتھ ہی ذکر کرتے ہیں۔[39]

مولانا نے حدث اصغر کے ساتھ ساتھ حدث اکبر کو بھی موضوع سخن بنایا ہے اور غسل کے فرائض اور مسنون طریقہ اور خصوصاً عورتوں کے غسل سے متعلق بحث کی ہے۔ اس کتاب میں محض وضو اور ارکان پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ پانی کی اقسام، کنوئیں کے مسائل پر بھی مفصل بحث کی ہے مزید دیکھیے۔[40] وضو اور پانی کے مسائل کے بعد مولانا نے اس کتاب میں تیمم کو بہت تفصیلی درج کیا ہے جو کہ صفحہ نمبر ۱۰۲ تا ۱۱۶ درج ہے۔ اور اسی طرح پھر حیض و نفاس، اور استحاضہ کے مسائل کو ذکر کیا اور فقہاء و علماء کے اختلافات اور احادیث کو درج کر کے اس باب میں بھی چار چاند لگا دیے ایک طویل بحث موجود ہے کتاب میں۔ یہ کتاب مطبع رومی پبلیشرز اینڈ پرنٹرز، لاہور سے بھی طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کی اتنی تفصیل ہے

کہ اگر مختصراً بھی بیان کیا جائے تو طوالت ہو جائے گی جسکی وجہ سے محض تعارف کروادیا گیا بقیہ آپکی فقہ پر کتب کا نام درج کیا جارہا ہے۔

"شرح مسلم العلوم مع حواشی"[41]**"تنویر المنار شرح منار الانوار"** آپنے عبداللہ بن احمد النسفی کی مشہور کتاب کی شرح جو کہ فارسی زبان میں کتب خانہ اہل اسلام میں موجود ہے لکھی جو کہ کئی عرصہ مدارس دینیہ میں پڑھائی جاتی رہی۔[42]

"فواتح الرحموت فی شرح مسلم الثبوت" مولانا کی یہ کتاب ۱۱۸۰ھ میں پہلے شائع ہوئی بعد ازاں ۱۸۷۸ھ میں نولکشور پریس لکھنو سے شائع ہوئی۔ **"الحاشیہ علی الصدرا"**، **"الحاشیہ علی حاشیہ میر زاہد مُلّا جلال"**، **"تعلیقات علی الافق المبین"**، **"شرح فی فقہ اکبری"**، **"تکمیل بر شرح مُلّا نظام الدین بر تحریر ابن ہمام الاصول"**[43]، **"حاشیہ الدائر فی الاصول"**، **"حواشی زواہد ثلثہ"**[44]۔

مُلّا محمد سعید بن قطب الدین شہید سہالوی[45]

تدوین فتاویٰ الہندیہ بہ معروف فتاویٰ عالمگیری

مُلّا محمد سعید مُلّا نظام الدین فرنگی محلی کے بڑے بھائی ہیں، مُلّا محمد سعید اپنے والد کی وفات سے قبل ہی بادشاہ عالمگیر کے ہاں مقیم تھے اور وہی پر افتاء کی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مشہور زمانہ **"فتاویٰ الہندیہ بہ معروف فتاویٰ عالمگیری"** کی تدوین میں آپکی بہت سی خدمات موجود ہیں[46] محمد اسحاق بھٹی فرماتے ہیں: "یہ وہ عالم دین ہیں جنہوں نے فتاویٰ عالمگیری کی تالیف میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا آپ عین عالم شباب میں شاہ عالم کے عہد حکومت میں فوت ہوئے"[47] فتاویٰ ہندیہ بہ معروف فتاوی عالمگیری بادشاہ عالمگیر کے نام سے مشہور ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر اتوار کی رات ۱۵، ذیقعدہ ۱۰۲۷ھ بمطابق ۲۴۔ اکتوبر ۱۶۱۸ء کو "دوحد" کے مقام پر پیدا ہوئے۔ بادشاہ عالمگیر کی زندگی کے دو نمایاں پہلو نظر آتے ہیں ایک بادشاہ کی حیثیت سے اور ایک عالم دین اور دین اسلام کے خادم ہونے کی حیثیت سے۔ بادشاہ ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ پر عبور رکھتے تھے۔ آپنے علمائے احناف سے اُس وقت کے دو لاکھ روپے خرچ کر کے چھ ضخیم جلدوں میں **"فتاویٰ الہندیہ"** ترتیب دیا جسے **"فتاویٰ عالمگیری"** کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسکے بہت سے نسخے نقل کروائے گئے اور مختلف اسلامی ممالک میں بھجوایا گیا جیسے کہ: "حجاز، مصر، شام، اور روم وغیرہ"۔ عالمگیر نے حکم دیا کے

سرکاری سطح پر تمام عدالتوں میں اسی کی روشنی میں فیصلے کیے جائیں۔(48) فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکی جمع وتدوین میں بہت سے علماء کے ساتھ ایک انچارج یا صدر بھی موجود تھے جو کہ شیخ نظام برہانپوری(49) تھے اور تمام علماء نے اس فتاویٰ کی تدوین میں اس وقت کے جس قدر جدید ذرائع تھے استعمال کیے۔

فتاویٰ عالمگیری کی تالیف کی مدت آٹھ سال کا عرصہ ہے جو کہ ۱۰۷۴ھ تا ۱۰۸۲ھ پر محیط ہے۔ مولانا شیخ نظام برہانپوری کے ساتھ تقریباً ۵۰ سے ۴۰ علماء کی ایک جماعت تھی یہ فتاویٰ اصل عربی زبان میں ہے مگر اسکے ترجمہ کے لیے چلپی عبداللہ رومی کی خدمات لی گئیں۔(50) بادشاہ عالمگیر کے دور میں مختلف مسائل پر ابحاث ہوا کرتی تھیں اور اس کے نتائج معاشرے میں مثبت کی بجائے منفی اثرات ہونے لگے۔ لحاظہ مولانا خالد سیف اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت اورنگزیب عالمگیر کو خیال ہوا کہ حکومت کی سہولت کے لیے فقہ حنفی کے مطابق جزئیات کا ایک مستند مجموعہ تیار کیا جائے عالمگیر نے ایک علماء کی کمیٹی کو بلایا اور اسکی سربراہی شیخ نظام کو سونپی۔ ''**فتاویٰ تاتارخانیہ**''، اور ''**محیط برھانی**'' کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جو فتاویٰ عالمگیری کے مقابلہ پر رکھی جائے''(51)

فتاویٰ عالمگیری کے مآخذ

فتاویٰ عالمگیری کے ماخذ جن سے استفادہ کیا گیا: ''**ہدایہ**''، ''**قدوری**''، ''**وقایہ**''، ''**عنایہ**''، ''**طحاوی**''، ''**الجامع الکبیر**''، ''**کنزالدقائق**''، ''**فتح القدیر**''، ''**بدائع الصنائع**''، ''**الدرمختار**''، ''**فتاویٰ قاضی خان**''، ''**فتاوی تاتارخانیہ**''، ''**الخلاصہ**''، ''**فتاویٰ سراجیہ**''، ''**فتاویٰ برہانیہ**''، ''**فتاویٰ غیاثیہ**''، ''**منیۃ المصلی**''، ''**البحرالرائق**''۔(52)

نقشہ ابحاث

اس میں بیان کردہ ابحاث کا نقشہ کچھ اس طرح سے ہے: ''طہارت، نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ، غلاموں کی آزادی، جرائم و سزائیں، بین الاقوامی قوانین، اوقاف، تجارتی معاملات، دعوی، تجارت، میں حصہ داری، تحفہ، کرایہ، مکروہات، غصب، شفعہ، زراعت، جانور کا ذبیحہ، شکار، رہن، وصیت، میراث۔ مزید جدید مسائل بھی ہیں جیسے: مسلمانوں کا کافروں کے ہدیہ قبول کرنا، کافرماں باپ کے حقوق میں صلہ رحمی کا مسئلہ، دارالاسلام میں حربی کی اقامت کا مسئلہ، شوہر کو قابو میں کرنے کے لیے تعویذ گنڈوں کا استعمال وغیرہ''(53)

مُلّا عبدالحلیم فرنگی محلی (م ۱۱۰۳ھ)

مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی کی تصنیفی خدمات بہت ہیں مگر یہاں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے آپکے صاحبزادے مولانا عبدالحئی لکھنوی فرنگی محلی نے اپنی کتاب "**حسرۃ العالم**" میں آپکی تصانیف کا تفصیلی ذکر کیا ہے: "**التحقیقات المرضیۃ لحل حاشیۃ السید الزاھد الھروی علی الرسالۃ القطبیۃ**"، "**القول الاسلم لحل شرح السلم**"، "**کشف المکتوم فی حاشیۃ بحر العلوم**"، "**القول المحیط بالجعل المولف والبسیط**"، "**حل المعاقد فی شرح العقائد العضدیۃ الجلالی**"، "**التعلیق الفاضل فی مسالۃ الطھر المتخلل**"، "**معین الغائصین فی رد المغالطین**"، "**الایضاحات لمبحث المختلطات**"، "**کشف الشتباہ فی شرح السلم للمولوی حمداللہ**"، "**ایقاد المصابیح فی صلاۃ التراویح**"، "**الاملاء فی تحقیق الدعاء**"، "**غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام**"، "**خیر الکلام فی مسائل الصیام**"، "**القول الحسن فیما یتعلق بالنوافل والسنن**"، "**عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والحریر**"، "**قمر الاقمار حاشیۃ نور الانوار**"، "**حاشیۃ شرح الموجز للنفسی فی علم الطب، المسماۃ بہ حل النفسی**"، "**الاقوال الاربعۃ**"، "**شرح الھدایۃ المسمی بہ السقایۃ العطشان الھدایۃ**"، "**الغرمان حاشیۃ بدیع المیزان**"، "**حواشی الحاشیۃ القدیمۃ**"[54]، "**البیان العجیب شرح ضابطۃ التھذیب**"، "**رسالۃ فی الاشارۃ فی التشھد**"[55]۔

حاصل کلام

اس مقالہ میں بہت سے علماء کی فقہی خدمات کو درج نہیں کیا گیا اگرچہ مفتی محمد یوسف فرنگی محلی کا "**مجموعہ فتاویٰ**" بھی موجود ہے اور مولانا ولی اللہ فرنگی محلی، مولانا عبدالرزاق فرنگی محلی، مولانا عبدالہادی فرنگی محلی، مولانا عبدالحمید فرنگی محلی، بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی فقہی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

اگر تاریخی مطالعہ کو سامنے رکھا جائے تو علمائے فرنگی محل کی سب سے زیادہ تعلیقات، حاشیہ، اور شروحات محض فقہ پر ہی ہیں اور میری نظر سے کوئی عالم علمائے فرنگی محل کا نہیں گزرا جس نے کوئی فقہ کی کتاب پر حاشیہ نہ دیا ہو یا پھر شرح نہ کی ہو۔ تقریباً تمام علماء نے جنکی ایک یا دو ہی تصانیف ہی کیوں نہیں انہوں نے بھی "**سلم الثبوت**" پر حاشیہ یا پھر کسی نے شرح ضرور کی ہے۔

اس طرح "**قدوری شریف**" کی شرح اور "**شرح عقائد**" پر تقریباً تمام علماء نے یا تو حاشیہ دیا ہے یا پھر شرح لکھی ہے۔ ان کی فقہی خدمات زیادہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے چونکہ "**درس نظامی**" کی ابتداء کی اور جو کتب درسیہ

انہوں نے متعارف کروائیں اُن پر سب سے قبل برصغیر میں انہوں نے ہی حاشیہ جات تحریر کیے۔ تاکہ طلباء کو تحصیل علم میں کوئی دشواری نہ ہو۔

حوالہ جات وحواشی

[1]Muḥammad Raẓā Ansārī, Bani-e-Darse Nizāmī (Lakhnaū: Namī Press, 2001) 1:50.

[2]Inayāt ullāh, Tazkira ʿUlmā-e-Farangī Muḥal (Farangī Maḥal: Ishaat Al Aloom Barqī Press, 1999) 1:6

[3]Akhtar Yāsīn Misbaḥī, ʿUlamā-e-Farangī Maḥal, (Lahore: Akbar Book Sales, 2017) 1:14.

[4]Abdul Ḥaī Lakhnaūī, Hindostānī Nisāb Dars aur usky tagaurāt (Lakhnaū: dar-ul-ʿUloom Nadwatul Ulamaa) 1:7.

[5]Abu Ammār Zāhīd Al Rushdī 'Bar-e-Sāgeer Kay Fīqhī Wā Ijtīhadī Rujhānāt Kā Aīk Jāīzā, (Gujrānwālā: Māhānāmā Al Shāīryā: 2013)

[6] Ziauddin, (Contribution of India to Fiqah Literature in Arabic Upto 1857, Department of Islamic Studies, Aligarh Muslim University Aligarh (India) 2000), 1:39,40

[7] Ziauddin, (Contribution of India to Fiqah Literature in Arabic Upto 1857, Department of Islamic Studies, Aligarh Muslim University Aligarh (India) 2000), 1:40

[8]Molana Qiayam Aldeen Abdul Bari 'Al Hidayah' (Zila Faiz Aabad: Shoba Nashar o Ashat Jamia Chishtiya Khanqah Hazrat Shaikh Al Aalim 2014) 1:24

[9]Molana Qiayam Aldeen Abdul Bari 'Al Hidayah' (Zila Faiz Aabad: Shoba Nashar o Ashat Jamia Chishtiya Khanqah Hazrat Shaikh Al Aalim 2014) 1:24

[10]Molana Qiyam Aldeen Abdul Bari ' Al Asarul Owal Min Ulama-e-Farangi Mahal' (Lahore: World View Publisher) 1:267

[11]Molana Shaikh Altaf Al Rehman 'Ahwal Ulama-e-Farangi Mahal' (India: Mujtaba Waqi Lakhnaow) 1:60

[12]Molvi Anayat Ullah Ansari 'Al Afaq Biwafa Mujma Al Ikhtaq' (India: Barqi Press Lakhnow) 1:12

[13]Lakhnwi Abdul Hai, 'Al Qaol Al Manshoor Fi Halal Al Khair Al Shahoor' (Idarah: Al Quran Al Islamiyah) 2:10

[14]Wali Ul Deen, 'Molana Abdul Hai Lakhnawi ki Hayat o Khidmat' (India: Jamia Islamia Muzafar Pur Azam Garh 2012) 1:169

[15] Wali Ul Deen, Nadvi 'Molana Abdul Hai Lakhnawi' (Damishk: Darul Qalam Press 1995) 1:154

[16]Ghulam Mursaleen 'Molana Abdul Hai Hayat wa Khidmat' (India: Musvfa Manzil Lal Dagi Ali Ghar 1995) 1:149

[17]Ghulam Mursaleen 'Molana Abdul Hai Hayat wa Khidmat' (India: Musvfa Manzil Lal Dagi Ali Ghar 2012) 1:193

[18] 'Molana Abdul Hai Hayat wa Khidmat' (India: Musvfa Manzil Lal Dagi Ali Ghar 2012) 1:195

[19] Molana Zafar Alam 'Molana Abdul Hai Hayat wa Khidmat' (India: Ifa Publisher 2012) 1:351

[20]Tazkira Ulama-e-Farangi Mahal 1:135

[21]Lakhnawi, Molana Abdul Hai 'Al Fasah An Shadatul Miratu Fil Arzae' (India: Al Quran Al Islamia) 1:8,2

[22]Lakhnawi, Molana Abdul Hai 'Al Fasah An Shadatul Miratu Fil Arzae' (India: Al Quran Al Islamia) 1:8

[23]Lakhnawi, Molana Abdul Hai 'Al Fasah An Shadatul Miratu Fil Arzae' (India: Al Quran Al Islamia) 1:9

[24]Lakhnawi, Molana Abdul Hai 'Imam Al Kalam Fi Ma Yataealuq Bil Qiratu Kalaf Al Imam' (India: Mustafa Khan Press 1294H) 1:3

[25]Lakhnawi, Molana Abdul Hai 'Imam Al Kalam Fi Ma Yataealuq Bil Qiratu Kalaf Al Imam' (India: Mustafa Khan Press 1294H) 1:14

[26]AllamaAbdul Hai Lakhnawi Farangi Mhallai Hayat wa Khidmat 1:199

[27] Lakhnwi, Molana Abdul Hai 'Al Insaf Fi Hukmil Etiqaf' (India: Al Quran Wal Aloom Al Islamiyah) 1:3

[28]Lakhnwi, Molana Abdul Hai 'Al Insaf Fi Hukmil Etiqaf' (India: Al Quran Wal Aloom Al Islamiyah) 1:5

[29]Lakhnwi, Molana Abdul Hai 'Al Insaf Fi Hukmil Etiqaf' (India: Al Quran Wal Aloom Al Islamiyah) 1:22

[30]Lakhnawi Molana Abdul Hai ' Sayed Al Abrar Fi Ahya Sunatu Tuhfatul Akhyar' (India: Mustfai Press 1288H) 1:2

[31]AllamaAbdul Hai Lakhnawi Farangi Mhallai Hayat wa Khidmat 1:204

[32] Lakhnawi Molana Abdul Hai ' Tuhfatul Anbiya Fi Jamaatin Nisa' (Pakistan: Idaratul Quran Wal Aloom Al Islamiya 1419H) 1:4

[33] Lakhnawi Molana Abdul Hai ' Tuhfatul Anbiya Fi Jamaatin Nisa' (Pakistan: Idaratul Quran Wal Aloom Al Islamiya 1419H) 1:8

[34] Lakhnawi Molana Abdul Hai ' Tuhfatul Anbiya Fi Jamaatin Nisa' (Pakistan: Idaratul Quran Wal Aloom Al Islamiya 1419H) 1:7

[35] Lakhnawi Molana Abdul Hai ' Tuhfatul Anbiya Fi Jamaatin Nisa' (Pakistan: Idaratul Quran Wal Aloom Al Islamiya 1419H) 1:28

[36]Ulama-e-Farangi Mahal 'Hayat o Khidmat' 1:359

[37]Ulama-e-Farangi Mahal 'Hayat o Khidmat' 1:215,240
[38] Behrul Aloom Molana Abdul Ala 'Arkan Islam' (Lahore: Fareed Book Stall 1425H) 1:24
[39] Behrul Aloom Molana Abdul Ala 'Arkan Islam' (Lahore: Fareed Book Stall 1425H) 1:51
[40] Behrul Aloom Molana Abdul Ala 'Arkan Islam' (Lahore: Fareed Book Stall 1425H) 1:101,89
[41]Molvi Rehman Ali , 'Tazkira Ulama-e-Hind' (Pakistan: Historical Society 2003) 1:268
[42] Molana Aleem Sabanaveedi ' Nawab Wala Jah or Hazrat Alulam Abdul Ala' (India: Ameer Alnisa Street 1995) 1:73
[43] Tazkira Ulama-e-Hind 1:267
[44]Al Assarul Awal Min Ulama-e-Farangi Mahal 1:277
[45]Tareekh Paidaish is Missing
[46] Muhammad Imram Mumtaz ' Fatawa Almgeeri or Isly Moalifeen' (Karachi: Mahanama Jamea Al Alom Al Islamiya 1433H) Dated 13 October 2020
[47]Muhammad Ishaq Bhatti 'Bar-e-Sageer Main Ilm Fiqah' (Lahore: Metro Printer 1430H) 1:332
[48]Muhammad Ishaq Bhatti 'Bar-e-Sageer Main Ilm Fiqah' (Lahore: Metro Printer 1430H) 1:262
[49] Muhammad Sajid Maiman 'Fatawa Almgeer Ka Taruf' (Mhanama Al Kieel Shumara 1 1440H) Dated 30 October 2020
[50] Wikipedia Azad Daira tul Maharif Dated 30 October 2020
[51]Molana Khalid Saifullah 'Qamoos Al Fiqah' (Karachi: Zazmzam Publisher 2015) 1:383
[52] Dr. Ziaaldeen Falahi, 'Bar-e-Sageer Main Aloom al Fiqah Islami Ka Irtaqah' (Dilhi: Efa Publisher 2012) 1:154
[53] Dr. Ziaaldeen Falahi, 'Bar-e-Sageer Main Aloom al Fiqah Islami Ka Irtaqah' (Dilhi: Efa Publisher 2012) 1:154
[54] Lakhnawi, Molana Abdul Hai ' Hasratul Alam Bi Wafatu Marjah Al Halam' (Karachi: Idaratul Quran wal Aloom Al Islamiyah 1442H) 1:14
[55]Al Asarul Owal Min Ulama-e-Farangi Mahal 1:281